(چوہدری) ثناء اللہ بھٹہ نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

رافضی ماہر مضمون کی کارستانیاں

نقیب ختم نبوت کے شمارہ ماہ اگست ۲۰۰۰ء میں دوہا کے جناب جاوید اسلام خان صاحب کا خط بعنوان "سرکاری سرپرستی میں فرقہ واریت" شائع ہوا ہے۔ جس میں فاضل مکتوب نگار نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے شائع کردہ بعض درسی کتب میں انبیاء کرام کے لیے مخصوص لقب "علیہ السلام" کو بعض صحابہ کرام کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے جو کہ شیعہ مصنفین کا شاخسانہ ہے۔ اس پر انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اس کوتاہی کو درست کروائیں۔

میں اس سلسلہ میں ایک حقیقی واقعہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹیکسٹ بک بورڈ میں براجمان نام نہاد شیعہ ماہرین مضمون جان بوجھ کر "علیہ السلام" کا لفظ اپنے مسلک کے ہر بزرگ کے لیے استعمال کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

ٹیکسٹ بک بورڈ کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ درسی کتاب کا مسودہ تیار کرتا ہے۔ پھر کسی بھی رجسٹرڈ پبلشر کو اس کی کتابت اور تکمیل کے فرائض سرانجام دینے کے لیے تفویض کرتا ہے۔ اگرچہ اب بورڈ نے اپنے ہاں ہی کمپیوٹر سیکشن قائم کر دیا ہے جہاں ہر کتاب کی تدوین وغیرہ کا کام سرانجام دیا جاتا ہے لیکن پہلے طریقہ کار یہی تھا۔ کہ پبلشر کتاب کی کتابت اور تکمیل کرواتا تھا۔ ۱۹۹۲/۹۳ء میں میرے اشاعتی ادارہ "بساطِ ادب" کو اردو کی آٹھویں کتاب تفویض ہوئی کتاب نئی تھی اس لئے اس کی کتابت وغیرہ کا مرحلہ بھی درپیش تھا۔ اس وقت بورڈ میں اردو سیکشن کے انچارج ماہر مضمون مشہور شیعہ ذاکر سجاد رضوی تھے۔ انہوں نے اس کتاب میں انبیاء کرام کے علاوہ اپنے پسندیدہ اکابر کے لیے بھی ہر جگہ علیہ السلام کا لفظ استعمال کیا۔ جو کہ اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق ناجائز تھا۔ کیونکہ ہمارے عقائد کے مطابق علیہ السلام کا لقب صرف انبیاء کرام کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ ان کے علاوہ چاہے کتنی بھی برگزیدہ شخصیت ہو اس کی وفات کے بعد صحابی کے لئے رضی اللہ عنہ کا جملہ استعمال ہوگا۔ کتاب زیر تذکرہ میں "شہید کربلا" کے عنوان سے ایک مضمون بھی تھا۔ اس مضمون میں علیہ السلام کا تکرار بے پناہ تھا۔ اس وقت کتاب کے ماہر مضمون ایک صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ انہوں نے مسودہ کتابت کے لیے مجھے دیا۔ تو میں نے پوری کتاب میں سے انبیاء کرام کے علاوہ تمام بزرگانِ دین کے نام سے علیہ السلام کا لفظ خارج کر دیا۔ اور ان کے لئے رضی اللہ عنہ کا لفظ کتابت کروا دیا۔ ماہر مضمون موصوف کو مجھ پر بہت اعتماد تھا۔ انہوں نے بھی اس کو چیک نہ کیا۔ جب ساری کتاب کتابت ہو چکی تو میں نے ماہر مضمون کو اعتماد میں لینے کے لیے انہیں بتا دیا کہ میں نے انبیاء کرام کے علاوہ دیگر بزرگانِ دین کے لیے علیہ السلام کے بجائے رضی اللہ عنہ کا لقب لکھوا دیا ہے۔ وہ کچھ پریشان ہوئے کہ انچارج ماہر مضمون شیعہ ہے وہ تو قیامت برپا کر دے گا۔ بہر حال کچھ تکرار کے بعد معاملہ اس وقت

بقیہ 25 پر